www.novelsclubb.com
سفر
از قلم مان میمن
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

سفر

از

مان میمن

www.novelsclubb.com

صائمہ بیگم: احتشام بیٹا تم کچھ لے کیوں نہیں رہا۔۔

وہ احتشام کی خالی پلیٹ دیکھ کر بولی۔۔

احتشام: چاچی لے رہا ہو۔۔آپ فکر نا کریں میں سب کھاؤ گا۔۔۔

عاص: ویسے امی کبھی ہمیں تو اتنی عزت سے نہیں پوچھا۔۔

www.novelsclubb.com

صائمہ بیگم: بیٹا عزت کام کی ہوتی ہے انسان کی نہیں تم بھی احتشام کی طرح محنتی بنو تمہیں بھی عزت ملے گی۔۔

عاص: کہیں تو عزت رکھ لیا کریں امی آپکی ہی اولاد ہو۔۔

احتشام: عزت بھی وہاں رکھے ناچاچی جہاں تیری عزت ہو مجھے تو پتہ ہے تو کیسا ہے تو تیری تعریف کر کے کیا کرے چاچی سہی کہا ناچاچی۔۔

صائمہ بیگم: بالکل سہی کہا بیٹا تم اسے چھوڑو کھانا کھاؤ۔۔

کھانا کھاتے ہوئے احتشام کی نظر آروش پر پڑی آروش خاموشی سے کھانا کھارہی تھی۔۔

احتشام: اور کیا چل رہا ہے آروش کیا کر رہی ہو آج کل۔۔

آروش: کچھ نہیں شاہ کمپنی میں کام کرتی ہوں۔۔

چہرے پر مسکراہٹ چھائی تھی۔۔۔

احتشام آروش کی مسکراہٹ دیکھ کر حیرن ہوا پھر یاد آیا سب ساتھ بیٹھے تبھی آروش اُس سے مسکرا کر بات کر رہی ہے۔۔

آروش: امی میں نے کھانا کھالیا ہے میں اب آرام کرنے جارہی ہو۔۔

www.novelsclubb.com

صائمہ بیگم بیٹا احتشام آیا ہے تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ۔۔۔

احتشام: چاچی جانے دیں میں کونسا کل جا رہا ہوں اب تو یہیں ہوں تم جاؤ آروش آرام کروں۔۔

وہ مسکرا کر بات کر رہا تھا۔۔

آروش: شکریہ احتشام بھائی۔۔شب بخیر

احتشام: شب بخیر۔۔

عاص: بھئی میں نے تو کھانا کھالیا اب آگے کا کیا ارادہ ہے احتشام بھائی۔۔

احتشام: کیا مطلب؟

احتشام نا سمجھی سے بولا۔

عاص: آرے باہر چلتے ہیں نا۔۔۔

احتشام: کل چلیں گئے آج تھک گیا ہو یار۔۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عاص: ٹھیک ہے کل چلیں گئے زاویار بھائی اور زاویان کو بھی ساتھ لے چلیں گئے۔۔

احتشام: ہاں ٹھیک ہے۔۔اچھا چاچی چاچو کب آئیں گ ۓ۔۔

صائمہ بیگم: کل آجائے گ ۓ۔۔

احتشام: سہی ہے میں نے کھانا کھالیا ہے اب بس تھکن اتارنی رہتی ہے۔۔

صائمہ بیگم: جاؤ بیٹا آرام کرو پھر صبح ملاقات ہو گی۔۔

احتشام: جی شب بخیر۔۔

عاص: میں بھی چلا امی۔۔ایک منٹ امی ایک بات بتائیں اپنے بکرا نہیں منگایا۔۔

صائمہ بیگم: بکرا کیوں۔۔

عاص: ارے امی آپ بھی نا بھول جاتی ہیں احتشام بھائی کا صدقہ اُتارنا تھانا۔۔اتنے پیارے ہو گئے ہیں ماشااللہ سے۔۔۔

صائمہ بیگم: ویسے ہو تو پیارا گیا ہے۔۔

عاص: ہمم میں بھی پیارا ہوا می میری بھی تعریف کر دیا کریں۔۔

صائمہ بیگم: بیٹا آج چپل نہیں اترا ہے نا میرے پاؤں سے ورنہ آچھا سے تعریف کرتی تیری۔۔

عاص: جا رہا ہوں میں سونے۔۔ ہنو۔۔

وہ منہ بنا کر کمرے میں چلا گیا۔۔

****

www.novelsclubb.com

زاویار اپنے کمرے میں موجود تھا وہ بیڈ پر بیٹھا تھا اُس کہ ہاتھ میں ایک چین تھی وہی چین جو عینا کی یاد دلاتی تھی۔۔

ایک بار پھر وہ اُن لمحوں کو یاد کر رہا تھا۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عینا جب آروش کہ آواز لگانے پر پلٹتی تھی تو اُسکی ہاتھ میں پہنی چین زمین پر گر جاتی ہے۔۔

وہ ایک نظر زاویار پر ڈال کر چلی جاتی ہے اور پیچھے کھڑا زاویار اُس کا نام لیتا اُس جاتا دیکھ رہا تھا۔۔

زاویار جب پلٹنے لگا تو اُسکی نظر نیچے گڑی چین پر پری۔۔

زاویار نے اُس چین کو اٹھایا۔۔

زاویار: عجیب لڑکی ہے گلے میں پہنے والی چین کو ہاتھ میں باندھے پھرتی ہے۔۔

وہ ماضی سے پھر حال میں آگیا تھا۔۔

یہ تو نہیں پتہ کہ کسی جہاں کی ملکہ ہیں آپ۔۔ لیکن میرے دل کی ملکہ آپ ہی ہیں۔۔

زاویار نے اُسے ملکہ کا لقب دیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اُسکی کی کالی آنکھوں کو یاد کر کے بول رہا تھا۔۔

آپ کو پتہ ہے میں آپ کو ہر روز یاد کرتا ہو۔۔

کیا اب جانتی ہیں مجھے آپ سے محبت نہیں عشق ہے۔۔

آپ کو پتہ ہے میں روز آپ کو اللہ سے مانگتا ہوں۔۔

زاویار عینا کو تصور میں یاد کرتا بول رہا تھا۔۔

وہ جب بھی عینا کا ذکر کرتا تو احتراماً اُسے آپ کہے کر پکارتا تھا۔۔

بیٹھے بیٹھے کب اُسے نیند نے گھیر لیے اُسے پتہ ہی نہیں چلا۔۔

www.novelsclubb.com

یہ عشق کا سفر تھا۔۔

اور عشق میں صبر کا امتحان لیا جاتا۔۔۔

زاویار اس امتحان میں بہت جلد کامیاب ہونے والا تھا۔۔۔ لیکن۔۔۔ وقت کب پلٹ جائے۔۔ زندگی کب نیا امتحان شروع کر دے۔۔۔ پتہ نہیں چلتا۔۔

****

عاص چھت پر کھڑا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہاتھ میں کافی کا کپ لیکر وہ آسمان کی جانب دیکھ کر مسکرا رہے تھا۔۔ بے حد پر سکون لگا رہا تھا۔۔

وہ زاویان کے گھر پر زمل سے ہونے والی ملاقات کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔

زاویان: یار آیک فائل دینی ہے آنکل کو تو آندر آ جا میں فائل لے کر آتا ہو۔۔

عاص: اچھا جلدی لے کر اے

عاص بھی زاویان کے ساتھ اُس کہ گھر میں داخل ہوا۔۔

زاویان فائل لینے اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔

جبکہ عاص سیڑھی کے پاس کھڑا تھا۔۔۔

زمل: امی یہ زاویان بھائی کہاہیں۔۔

وہ سیڑھی سے اترتی عائشہ بیگم کو آواز لگا رہی تھی۔۔

عاص نے اُس کی آواز پر پلٹ کر اُسے دیکھا اور جب دیکھا تو دیکھتا ہی رہا گیا۔۔۔

زمل سرخ رنگ کا شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔۔ ہلکی سی گلبی رنگ کی لپ اسٹک لگائی کہیں جانے کی تیاری میں تھی۔۔۔

زمل کی نظر جب عاص پر پری تو گلا میں ڈالا دوپٹہ اسنے جلدی سی سر پر رکھا۔۔۔

زمل: اسلام و علیکم عاص بھائی۔۔

وہ سیڑھیوں سے اتر کر اُس کا پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

عاص جو بنا پلکیں جھپکائیں اُس دیکھ رہا تھا۔۔

زمل کی آواز سے وہ اپنے خیالوں سے باہر آیا۔

عاص: وعلیکم السلام کیسی ہو زمل۔۔

زمل: ٹھیک ہو آپ کیسے ہو۔۔

چہرے معصومیت سے بھرا تھا۔۔

عاص: تمہیں دیکھ کر ٹھیک ہو گیا۔۔

www.novelsclubb.com

لہجہ نہایت ہی دھیما تھا۔۔

زمل: کیا؟

نا سمجھی والے انداز سے پوچھا۔۔

عاص: میرا مطلب ہے کہ۔۔۔وہ۔۔میں ٹھیک ہو تم کیا سمجھی۔۔

عاص تھوڑا ہڑ بڑا گیا تھا۔۔

زمل: مجھے لگا کہ۔۔۔

وہ بولتے بولتے روک گئ۔۔

..عاص: کہ؟

عاص جیسے کچھ سنانا چاہا رہا ہو۔۔۔

زمل: کچھ نہیں میں کیسی لگ رہی ہو۔۔

بے تابی سے اُس نے عاص سے پوچھا جو ہمیشہ اُس کی تعریف کرتا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

عاص: ہمیشہ کی طرح میری پرنسیس لگ رہی ہو۔۔

عاص کہ منہ سے بے اختیار میری نکلا تھا۔۔

زمل: شکریہ ایک آپ ہی جو بتاتے ہیں میں کیسی لگ رہی ہو ورنہ زاویان بھائی تو

چڑیل بولتے رہتے ہیں۔۔اور زاویار بھائی کو تو میں ہمیشہ اچھی لگتی ہو۔۔اور امی اللہ

اللہ آپ کو پتہ ہے وہ تو بولتی ہیں زمل بیٹا کنواری لڑکی سرخ رنگ نہیں پہنتی اور کبھی غلطی سے ڈرک لپ اسٹک لگا جائے تو بولتی ہیں شادی شدہ لڑکی اتنی ڈرک لپ اسٹک لگاتی ہیں۔۔

زمل نے میری پر غور ہی نہیں فرمایا۔۔اور وہ پٹر پٹر بولتی جا رہی تھی۔۔

عاص خاموش کھڑا اُسکی باتیں سن رہا تھا۔۔اُس کو یوں بولتا دیکھ کر عاص مسکرانے لگا تھا۔۔

اتنے میں عائشہ بیگم اگئ۔۔

عائشہ بیگم: ہائے اللہ زمل اتنا سرخ رنگ پہن کر جاؤ گی۔۔

عاص: اسلام وعلیکم آنٹی۔۔

عائشہ بیگم: وعلیکم سلام آرے بیٹا معذرت میں نے دیکھا نہیں تمہیں۔۔

عاص: آرے آنٹی کوئی بات نہیں۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیسی ہیں آپ۔۔

عائشہ بیگم: اللہ کا کرم ہے تم بتاؤ کیسے ہو۔۔

عاص: میں بھی ٹھیک۔۔

عائشہ بیگم: زمل منع کیا ہے نا سرخ رنگ نہیں پہنا کروں۔۔

زمل: امی بھئی مجھے پہن نا ہے یہ رنگ۔۔۔

زمل ضد کرتی بولی۔۔

اتنے میں زاویان فائل لے کر آگیا۔۔

www.novelsclubb.com

زاویان: یہ لے فائل۔۔

وہ فائل عاص کہ ہاتھ میں دے چکا تھا۔۔

عاص: چل میں چلتا ہوں۔۔

زاویان: ایک منٹ روک۔۔ زمل تم تیار ہو گئی ہو۔۔

زمل: ہاں ہو گئ ہو۔۔

عائشہ بیگم: نہیں یہ تیار نہیں ہوئ جاؤ دوسرا رنگ پہن کر آؤ۔۔

زمل: امی میں یہی پہنوں گی۔۔

عاص: آنٹی اتنی پیاری تو لگ رہی ہے ہماری پرنسیس۔۔

زاویان: یہ اور پرنسیس عاص اپنے آنکھیں صیحح کروا۔۔ چڑیل لگتی ہے۔۔

زاویان زمل کو تنگ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھا۔۔۔

زمل: مجھے نہیں جانا کہیں میں جار

www.novelsclubb.com

ہی ہو کمرے میں۔۔

وہ رونے والی شکل بنا کر کمرے میں جانے لگی اتنے میں عاص نے اُس کی کلائی تھام لی۔۔

عائشہ بیگم کو عاص کی یہ حرکت اچھی نہیں لگی تھی۔۔

اور زمل بھی گھبرا گئی تھی۔۔۔

عاص نے زندگی میں پہلی بار اُس کا ہاتھ پکڑا تھا وہ ان نرم ملائم کلائی پکڑے دو پل کے لیے کسی اور دنیا میں چلا گیا تھا۔۔

لکین ایک سیکنڈ نہیں لگا تھا اُسے نارمل ہونے میں۔۔

عاص: آنٹی دیکھیں کہا لکھا ہے کہ سرخ رنگ کنواری لڑکی نہیں پہن سکتی۔۔

زاویان: ہاں امی کہا لکھا ہے کہ سرخ رنگ شادی شدہ لڑکی کے لیے بنا ہے۔۔

امی زمانہ بدل گیا ہے آپ کو بھی اپنی سوچ بدل لینی چاہی۔۔

www.novelsclubb.com

عائشہ بیگم: اب تم دونوں اس کے لیے بول رہا ہو تو میں کون ہوتی ہو روکنے والی زمل آج پہن لو لیکن اس کی بعد ہر گز نہیں پہننے دونگی سرخ رنگ۔۔اور عاص بیٹا زمل کا ہاتھ چھوڑ دو۔۔

عاص ہاتھ چھوڑتا اُس سے پہلے زمل نے اپنے ہاتھ کھینچ لیا تھا۔۔

صائمہ بیگم کا سخت لہجے اور زمل کی گھبراہٹ دونوں کو عاص نے اچھی طرح نوٹ کیا تھا۔۔

زاویان: اچھا عاص تو زمل کو چھوڑ دے مجھے بابا کے کام سے جانا ہے۔۔امی میں نکلتا ہو اللہ حافظ۔۔

عاص: ہاں چھوڑ دیتا ہو۔۔

زمل: میں بیگ لے کر ائ اپنا۔۔۔

عاص: میں گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں۔۔

وہ یہ کہے کر گھر سے باہر چلا گیا۔۔ تھوڑی دیر میں زمل باہر آئی۔۔

زمل: چلے عاص بھائی۔۔۔

عاص: جی پرنسیس چلتے ہیں۔۔

وہ گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عاص: ویسے کدھر ڈراپ کرنا ہیں تمہیں۔۔۔

وہ گاڑی چلاتے پوچھ رہا تھا۔۔

زمل: مجھے دعا کے گھر جانا ہے اُس کا سالگرہ ہے ناتو اُس نے پارٹی رکھی ہے۔۔

عاص: اچھا یعنی راستہ لمبا نہیں ہے۔۔

لہجہ میں اداسی چھائی تھی۔۔

زمل: نہیں تھوڑا قریب ہی ہے۔۔۔

ہمیشہ کی طرح عاص کہ لہجہ کو وہ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

عاص: ویسے زمل تم دن بھر دن پیاری ہوتی جارہی ہو۔۔

عاص نے زمل کی طرف دیکھ کر بولا جبکہ زمل کو عاص کی نظر سے عجیب سی الجھن ہوئ تھی۔۔۔

زمل: جی۔۔۔شکریہ۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عاص کی بات سن کر وہ بھوکلا گئی تھی۔۔۔

عاص: تمہاری زبان کیوں لڑکھڑا رہی ہے۔۔۔

لہجہ اب بھی بے حد نرم تھا۔۔۔

زمل: نہیں تو بھائی۔۔۔وہ۔۔گھر آگیا۔۔

عاص: ہاں آگیا تمہاری دوست کا گھر۔۔۔

عاص نے دعا کہ گھر کہ سامنے گاڑی روک دی۔

زمل: شکریہ میں چلتی ہو اللہ حافظ۔۔۔

www.novelsclubb.com

زمل تیز رفتار سے گاڑی سے اتری۔۔

عاص: زمل رو کو۔۔

عاص نے گاڑی سے اتر کر زمل کو آواز لگائی۔۔۔

زمل عاص کی آواز پر روکی۔۔

زمل: جی بھائی۔۔

زمل آج عاص سے بات کرتی گھبرا رہی تھی۔۔عاص زمل کا یہ رویہ آچھے سے سمجھ رہا تھا۔۔

عاص: ایم سوری۔۔۔

زمل: سوری کیوں بھائی۔۔۔

عاص: تمہارا ہاتھ پکڑا تھا جو تمہیں بلکل اچھا نہیں لگا اس لیے سوری۔۔۔

زمل: کوئی بات نہیں بھائی۔۔میں جاؤ۔۔

عاص: ہاں جاؤ اللہ حافظ۔۔

زمل آندر چلی گئی جبکہ عاص صاحب بے تحاشا خوش تھے۔۔۔

کن خیالوں میں گھوم ہو بھائی۔۔

عاص پیچھے سے آروش کی آنے والی آور زپر خیالوں کی دنیا سے باہر آیا۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آروش: ٹھیک تو ہو نا تم۔۔

عاص: ہاں مجھے کیا ہونا ہے۔۔

آروش: تو پچھلے ایک گھنٹے سے کن خیالوں میں گھوم ہو۔۔۔

عاص: کیا مطلب ہے تم ایک گھنٹے سے یہاں بیٹھی ہو۔۔

عاص الجھ گیا۔۔

آروش: جی ہاں اب سچ سچ بتاؤ کیا چل رہا ہے دل میں تمہارے۔۔

عاص: تم نانفسیاتی ہو گئ ہو یہ پکڑو کپ میں جا رہا ہو سُنے۔۔

www.novelsclubb.com

آروش: ہم جاؤ کب تک چھپاؤ گے۔۔

عاص: میں کچھ نہیں چھپا رہا۔۔

آروش: سچ؟

آروش سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

عاص: ہمم۔۔

عاص ہلکا سا مسکرا دیا۔۔۔

آروش: دیکھو بھائی پہلے مجھے بھی لگتا تھا کہ تم پر نا کوئی لڑکی فدا ہونے والی ہے اور نا ہی تم کسی کو دل دینے والے ہو لیکن کچھ دنوں سے دیکھ رہی ہوں تم اکیلے اکیلے بیٹھ کر گھٹنوں تک مسکرا رہے ہوتے ہو۔۔اپنی ہی دنیا میں گھوم رہتے ہو اور یہ سب علامت تو محبت کی۔۔۔

عاص: اگر میں کہوں کہ ہاں ہو گئ ہے محبت مجھے تو۔۔۔

آروش: سچی کون ہے وہ لڑکی جس نے میرے میرے بھائی کہ پتھر جیسے دل کو پگھلا دیا۔۔

عاص: ابھی نہیں بتاؤ گا۔۔

آروش: یہ غلط ہے۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عاص: بہن صبر رکھوں۔۔اور جا کر سو جاؤ

عاص اُسے اتنا کہتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

آروش: ہنو پتہ تو میں لگا کر رہو گی۔۔

****

آروش اپنے کمرے میں جا رہی تھی کہ اُس کی نظر نیچے کچن کی طرف پری۔۔

کچن کی لائٹ جل رہی تھی۔

آروش: اتنی رات کو کون ہے کچن میں۔۔

وہ کچن کہ جانب چلی گئ۔۔

کچن کہ دروازے پر روکی۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آروش: احتشام بھائی آپ کو کچھ چاہیئے تھا۔۔

احتشام: ہاں وہ پانی چاہیئے تھا بوتل میں ختم ہو گیا تھا۔۔

وہ ہاتھ میں پانی کا گلاس لیے بول رہا تھا۔۔

آروش: دیں میں بوتل بھر دیتی ہوں۔۔

آروش نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے اُس کہ ہاتھ سے بوتل لی۔۔۔

احتشام تو حیران رہ گیا تھا کفی سال بعد آروش نے اُس سے مسکرا کر بات کی تھی۔۔۔یہ دیکھ کر بھی وہ مسکرانا لگا۔۔۔لیکن یہ مسکراہٹ پل میں سمٹنے والی تھی یہ مسکراہٹ لمحہ میں آنسو میں تبدیل ہونے والی تھی۔۔۔

آروش: یہ لیں بوتل بھر دی ہے۔۔

وہ احتشام کو ہاتھ میں بوتل دے کر جانے لگی۔۔۔احتشام نے بوتل میز پر رکھ دی۔۔

احتشام: آروش

احتشام نے آروش کو جاتا دیکھ کر آواز لگا کر روکنے کی کوشش کی۔۔

آروش نے پلٹ کر اُسے دیکھا۔۔۔

احتشام منت بھری نظروں سے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔

آروش بنا پلکیں جھپکائیں اُسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔

احتشام کی آنکھوں میں التجا تھی۔۔

اُسکی آنکھوں میں ڈھیر سارے سوال تھے۔۔

www.novelsclubb.com

اُسکی آنکھیں اُسکے دل کا حال بیان کر رہی تھی۔۔

اُسکی آنکھوں میں تلاش تھی اُسکی آنکھیں اپنی زندگی کو تلاش کر رہی تھی۔۔۔

آروش کو ایک سیکنڈ نہیں لگا تھا۔۔ اُسکی آنکھوں کو سمجھنے میں۔۔۔

آروش: مجھے کچھ نہیں پتہ۔۔

احتشام: تم سب جانتی ہو بس مجھے تم سزا دے رہی ہو۔۔ میری بے یقینی کی اتنی لمبی سزا نہیں بنتی آروش۔۔

آروش: آپکی سزا تو زندگی بھر کی بنتی۔

کیسے دوست تھے آپ جب آپکی دوست کو سب سے زیادہ اپکی ضرورت تھی تو زمانے کی باتوں میں آکر اُس کا ساتھ چھوڑ گیا تو اب کس حق سے اُسے تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔۔ جب زمانہ اُس سے بد کردار بول رہا تھا تو آپ خاموش کھڑا زمانے والوں کی باتیں سنتا رہے ارے وہ تیرہ سال کی بچی تھی اُس کے لیے یہ سب باتیں زیب دیتی تھی آپ کو تو کبھی نور ملنی ہی نہیں چاہیے۔ کیا اتنے سال ساتھ گزرنے کے بعد بھی اُسے اپکو صفائی دینے کی ضرورت تھی۔۔۔ آپ کو پتہ ہے وہ کیا کہتی تھی۔۔ میرے پاس دو قیمتی دوست ہے ایک تم آروش جب میں ہار رہی ہوتی ہو تو تم مجھے جیتاتی ہو اور ایک احتشام جب میں گرنے والی ہوتی ہو تو وہ تھام لیتے ہیں۔۔ کم از کم اس بات کا مان رکھ لیتے پر افسوس جب پوری دنیا اُسے گرانے میں لگی تھی تو

آپ نے اُسے سنبھالنے کی جگہ اُسے چھوڑ کر امریکہ چلے گئے سولہ سال کہ تھا آپ اور سولہ سال کہ انسان کو صحیح غلط کی پہچان تو ہوتی ہے نا۔۔

آروش اپنے ضبط کھو بیٹھی تھی۔۔

آروش کہ ایک ایک الفاظ احتشام کہ دل کو زخمی کرتا جا رہا تھا کسی تیر طرح آروش کہ الفاظ نے احتشام کہ دل کو چیر کر رکھ دیا تھا۔۔ کیسے نا چھبتے الفاظ سچ تو ہمیشہ کڑوا ہوتا ہے۔۔

احتشام: میں جانتا ہوں میں نے غلط کیا مجھے اُس سے چھوڑ کر نہیں جانا چاہیے تھا۔۔۔ میں لوگوں کی باتوں میں آگیا تھا۔۔ لیکن یقین مانو آروش اُس دور جا کر میں اُس کے لیے تڑپتا رہا۔۔۔

اُس سے دور جا کر مجھے پتہ چلے میں تو اس کے بنا رہ ہے نہیں سکتا۔۔۔

آروش: اپکی قسمت میں ساری زندگی اُس کے لیے تڑپنا لکھا دیا گیا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

آروش کی بات سن کر اُسکی گلاس پر گرفت سخت ہو گئی تھی۔۔

احتشام: کیا مطلب ہے کیا کہنا چاہتی ہو۔۔

وہ تڑپ اٹھا تھا۔۔

آروش: سچ سن نا چاہتے ہیں تو سنیں جس نور کو آپ سالوں سے تلاش کر رہے ہیں نا وہ نور آٹھ سال پہلے ہی مر چکی ہے۔۔

احتشام کہ ہاتھ سے کانچ کا گلاس چھوٹ گیا زمین پر کانچ ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا بلکل احتشام کہ دل کی طرح ٹوٹ کر بکھر ا گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

احتشام: یہ کیا بول رہی ہو تم۔۔ یہ جھوٹ ہے نا۔۔۔

احتشام کی آنکھوں سے آنسوں کا سیلاب بہانے لگا۔

آروش: ہاں مر گئی ہے نور مر گئی وہ مر ڈالا اس دنیا والوں نے۔۔۔ ختم ہو گئی وہ۔۔۔

احتشام گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا۔۔

احتشام: خدا کا واسطہ ہے بول دو تم جھوٹ بول رہی ہو۔۔۔مجھے اتنی بڑی سزا نا دو بول دو یہ جھوٹ ہے میں مر جاؤ گا۔۔مجھے سانس لینا مشکل لگ رہا ہے۔۔

وہ زمین پر بیٹھے ہاتھ جوڑ کر التجا کر رہا تھا۔۔

آروش کو اُسکی حالات پر ترس آ رہا تھا۔۔

احتشام کو یوں تڑپتا دیکھ کر آروش خود سے بڑبڑی۔۔۔

محبت انسان کو کتنا بے بس کر دیتی ہے۔۔

www.novelsclubb.com

آروش: احتشام بھائی آپ اتنی محبت کرتے ہیں اُس سے۔۔

آروش نے نرم لہجہ اپنایا۔۔

وہ بھی اُس کے پاس زمین پر بیٹھ گئی۔۔

احتشام: مجھے نہیں پتہ کب کیسے اور کس وقت اُس سے اتنی محبت ہو گئی۔۔۔

ٹوٹ کر بکھرا کر چہرے پر درد بھری مسکراہٹ سجائے وہ آروش کو دل کا حال بیان کر رہا تھا۔۔ لیکن پھر وہ رونے لگا۔۔

احتشام: می۔۔۔۔ں۔میں۔۔

مر۔۔۔جاؤ۔۔گا۔۔۔مج۔۔ھ۔۔

مجھے۔۔۔نور۔۔۔نور العین۔۔

لادو۔۔۔تم جھوٹ بول رہی ہو نا۔۔وہ زندہ ہے وہ نہیں۔۔۔ نہیں وہ نہیں مر سکتی۔۔۔

وہ کسی بچہ کی طرح رو رہا تھا۔۔۔

آروش سے اُس کی یہ حالت نہیں دیکھی گئی وہ فوراً بھاگ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

اور احتشام وہی زمین پر بیٹھا رہا بچوں کی طرح روتا رہا۔۔دل بوجھ میں مبتلا تھا۔۔

آروش کی بات سن کر وہ توٹ تو گیا تھا۔۔

احتشام دو گھنٹے تک زمین پر بیٹھا رہا۔۔

ہمت کر کے وہ کھڑا ہونے لگا۔۔۔

احتشام کو لگ رہا تھا کہ اُس کہ جسم سے کسی نے روح نکل دی ہو۔۔

وہ مرد تھا۔۔یوں روتا تو دنیا تماشا بنا دیتی اُس کا آنسو کا۔۔احتشام اپنے آنسو اندر اتار نے لگا تھا۔۔۔

اندر گرتے آنسو انسان کی جان لینے کہ برابر ہوتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

****

زینب بی بی عینا کہ کمرے میں داخل ہوئی عینا کو دیکھ کر وہ مسکرا دی۔۔

عینا فجر کی نماز ادا کر رہی تھی۔۔

زینب بی بی کھڑکی کے پاس موجود صوفہ پر جا کر بیٹھ گئیں۔۔

عینا سجدہ میں تھی۔۔۔

عینا کو یوں لمبے سجدے کرتا دیکھ کر ان کہ ذہین میں ماضی کہ چاند لمحہ لہرائے تھے۔۔

دادی آپ اتنی لمبی لمبی دعا کیوں مانگتی ہوں اور سجدہ بھی اتنا لمبا کرتی ہو میں کب سے آپکا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

آٹھ سالہ بچی اپنی دادی کی نماز مکمل ہونے کے بعد ان سے پٹر پٹر سوال کرنے لگی۔۔۔

زینب بی بی نے اپنی چھوٹی سی گڑیا کو اپنی گود میں بیٹھایا۔۔

کیونکہ گڑیا انسان سجدہ کی حالت میں اللہ سے ملاقات کرتا ہے۔۔۔ آپ کو پتہ ہے

عرش کا مالک فرش پر آتا ہے جب اُس کا بندہ سجدہ میں جاتا ہے۔۔اور جہاں تک بعد دعا کی تو مجھے اللہ تعالیٰ سے ایک چیز چاہیے۔۔۔

کیا دادی اللہ فوراً سن لیتا ہے۔۔

جی ہاں دادی کی جان وہ دعا فوراً سن لیتا ہے لیکن اُس پر کن مقرر وقت پر کرتا ہے۔۔

دادی کن کیا ہوتا۔۔

کن اللہ کہے ہو جا تو ہو جاتا ہے۔۔جیسے میں نے اللہ سے ابھی دعا منگی اب وہ کن کہے تو پوری ہو جاتی۔۔۔

اپ بھی نماز پڑھا کرو گڑیا۔۔

دادی مجھ سے نہیں پڑھی جاتی نماز۔۔

اور میرے پاس سب ہے مجھے کیا ضرورت

دعا مانگنے کی۔۔

www.novelsclubb.com

گڑیا انسان کے پاس سب کچھ ہمیشہ کے لیے نہیں رہتا۔۔ایک وقت آتا جب اللہ آپکا امتحان لیتا ہے۔۔ کبھی وہ اپنے بندوں کو چیزوں سے آزماتا ہے تو کبھی انسانوں سے۔۔۔میری دعا ہے میری گڑیا اللہ کہ ہر امتحان میں کامیاب ہو۔۔آمین ثم آمین۔۔۔

دادی مجھے آپکی باتیں نہیں سمجھ آتی میں جا رہی ہو باہر کھیلنے۔۔۔

عینا اپنی نماز مکمل کر چکی تھی۔۔

عینا کی نظر جب زینب بی بی پر پری تو وہ اُن سے کہنے لگی۔۔۔

عینا: کیا سوچ کر مسکرا رہی ہیں دادی۔۔

وہ جانماز تہے کر کر الماری میں رکھ نے لگا۔۔۔

دادی: آپ کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔

عینا: میرے بارے میں۔۔۔

وہ اب زینب بی بی کے پاس اکر بیٹھ گئ۔۔

دادی: جی آپ کے بارے میں پہلے آپ کیا کہتی تھی کہ آپ سے نہیں پڑی جات نماز۔۔۔اور اج اپکو یوں لمبے سجدے کرتا دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی۔۔۔اپ اکثر مجھے سے پوچھتی تھیں میں اتنی لمبی لمبی دعا کیوں مانگتی ہوں اور اتنے لمبے سجدے کیوں کرتی ہو میں آپ کو کتنا سمجھتی تھی۔۔۔لیکن آپ کو سمجھ نہیں آتی تھی میری باتیں۔۔آب بتائیں انسان کیوں کرتا ہے اتنا لمبا سجدہ۔۔

عینا: سہی کہتی تھیں آپ دادی انسان کہ پاس سب کچھ ہمیشہ کے لیے نہیں رہتا۔۔

اب سمجھ آئ ہے جب دوستی اللہ سے ہو جائے تو سجدہ خود با خود لمبا ہو جاتا ہے۔۔۔اپنے یہ آیات سنی۔۔

وَھُوَ مَعُکُمۡ اَیۡنَ مَا کُنۡتُمۡ

وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عینا: دادی پہلے مجھے اس ذات پر یقین نہیں تھا لیکن وقت نے جب تنہا کر دیا تو یقین آئے۔۔ کہ کچھ نا ہو تو اللہ ضرور ہوتا۔۔ وہ دیکھتا نہیں ہے لیکن ساتھ محسوس ضرور ہوتا ہے۔۔

دادی: جی میرے بچہ اللہ ہی ہوتا ہے تھام نے والا سنبھال نے والا۔۔ ویسے عینا اپنے دعامیں کیا مانگا۔۔۔

عینا: دادی ہمیشہ کی طرح محبت مانگی۔۔۔

دادی: کیا آپ اج بھی نہیں بتاؤ گئی۔۔ اُس شخص کا نام جو آپکی دعا کا حصہ بن گیا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

عینا: وہ مجھے ملا گا تو ضرور بتاؤ گی۔۔۔

دادی: میری دعا ہے وہ شخص آپکا مقدر بن جائے۔۔۔

عینا: میرا اللہ چاہے گا تو ضرور ایسا ہی ہو گا۔۔۔

دادی: چلیں آپ سو جائے۔۔۔

عینا: جی دادی بہت نیند آ رہی ہے۔۔اج تو چھٹی ہے ساری تھکن اتار روں گی۔۔

زینب بی بی ہمیشہ کی طرح اُس ماتھا چوم کر چلی گئیں۔۔

عینا بھی اپنے بستر پر لیٹ گئی۔۔۔

اور چند لمحوں میں اُسے نیند نے اپنے آغوش میں لے لیا۔۔

****

www.novelsclubb.com

زاویان: امی ناشتہ دیں دیں۔۔ بھوک لگی ہے۔۔

وہ زور زور سے آواز لگاتا کچن میں چلا گیا۔۔۔

صائمہ بیگم: بیٹا صبر رکھو دے رہی ہو۔۔

زاویان: امی ایک بات بتائیں۔۔۔

وہ سیب کھاتا بولا۔۔

صائمہ بیگم: ہا بولو ویسے تم سے مجھے کسی اچھی بات کی امید نہیں ہے۔۔

زاویان: دے دو تانہ آپ بھی پتہ نہیں سب مجھ سے جلتے کیوں ہیں مانا میں بہت ہینڈسم خوبصورت اور حسین سا ہو۔۔۔

زمل: انسان کو اتنی خوش فہمی نہیں ہونی چاہئے۔۔ شکل دیکھی آپنی حسین ہنو۔۔

وہ منہ چیڑا کر چھڑنے والے انداز میں بولی۔۔

صائمہ بیگم: زمل بڑے بھائی ہے۔۔۔

صائمہ بیگم نے زمل کو ٹوکا۔۔۔

زاویان: سنا نہیں بڑا بھائی ہو۔۔ ویسے تم بھی کوئ کوئی کل پر نسیس نہیں لگ رہی تھی مجھے لگتا ہے عاص کو چشمہ لگنے چاہئے اُسکی نظر کمزور ہو گئی ہے جس دن تمہیں چشمہ لگا کر دیکھے گا قسم سے ڈر کے مارے کانپنے لگے گا۔۔۔

زاویان زمل کے مزہ لینے لگا۔۔

زمل: امی بھئ سمجھالیں بھائی کو۔۔

وہ منہ بناتی غصے سے بول کر جانے لگی۔۔

صائمہ بیگم: تم کیا بول رہے تھے۔۔

زاویان: وہ میں یہ بول رہا تھا کل عاص سے اپنے سخت لہجے میں کیوں بات کی۔۔

زمل کچن کہ باہر دروازے پر روگ گئ۔۔

صائمہ بیگم: دیکھا نہیں تھا تم نے کیسے عاص نے زمل کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

زاویان: یار امی کیا ہو گیا اس میں عاص زمل کو بہن کہتا ہے۔۔

صائمہ بیگم: یہ تمہاری غلط فہمی ہے تم نے اُس کی آنکھیں نہیں دیکھی جب بھی زمل سے بات کرتا ہے اُس کی آنکھوں میں الگ ہی چمک ہوتی۔۔اور تم ہی بولتے

ہو وہ کسی لڑکی کو نظر اٹھا کر نہیں دیکھتا اور نا ہی کسی لڑکی سے نرم لہجہ میں بات کرتا ہے۔۔تو وہ زمل سے کیوں اتنے نرم لہجہ سے پیش آتا ہے۔۔

صائمہ بیگم غصے سے زاویان سے بول رہی تھی۔۔

زاویان: امی آپ نے کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہے ایسا کچھ نہیں ہے ایسا کچھ ہوتا تو وہ مجھے بتاتا۔۔

صائمہ بیگم: اور تم سن لیتے۔۔

زاویان: ہاں سن لیتا۔۔

صائمہ بیگم: تم اُس کا منہ نہیں نوچتے۔۔۔

زاویان: کیوں امی میں ایسا کیوں کرتا۔۔

صائمہ بیگم: وہ تم سے یہ بولے کہ زاویان مجھے زمل سے محبت ہے تو تم کچھ نہیں کرتے۔۔۔

صائمہ بیگم اپنے غصہ کو ضبط کیا کھڑی تھی۔۔ جبکہ کچن کہ باہر کھڑی زمل صائمہ بیگم کی بات سن کر حیران ہو گئی۔۔

زمل: عاص بھائی اور مجھ سے محبت اللہ امی کو کیا ہو گیا ہے۔۔

وہ خود سے بڑ بڑی۔۔

زاویان: امی جب ایسا کچھ ہے ہی نہیں تو آپ بلاوجہ کیوں ایس باتیں سوچ کر خود کو ہلکان کر رہی ہیں۔۔ آپ ناشتہ بنادیں مجھے باہر جانا ہے۔۔

صائمہ بیگم: تمہارا تو دماغ خراب ہے۔۔

زاویان: شکریہ امی۔۔ میرے دماغ مس انگری برڈ سے تو ٹھیک ہی۔۔

صائمہ بیگم: کون سا برڈ؟

نا سمجھی سے پوچھا۔۔

زاویان: ارے وہ ہی حنان صاحب کا دوسرا پیس۔۔

صائمہ بیگم: زاویان تم کیوں بیچاری کی پیچھے پر جاتے ہو۔۔۔

زاویان: کون بیچاری کیسی بیچاری کہاں کی بیچاری۔۔ کوئ بیچاری نہیں ہے وہ غصہ دیکھا ہے اُس کا اپنے ساتواں آسمان پر ہوتا ہے۔۔اور آپ اُسے بیچاری بول رہی ہو۔۔

صائمہ بیگم: غصہ کا مجھے نہیں پتہ لکین سمجھدار ہے۔۔ خوش قسمت ہو گا اُس کا شور۔۔۔

زاویان: خوش قسمت ہو گا۔۔

اُس نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔۔

زاویان: جو بھی ہو گا بیچارا اُس پر بڑا ترس آیا گا۔۔

صائمہ بیگم: حد ہے زاویان۔۔اچھا آجاؤں میز پر ناشتہ لگا رہی ہو میں۔۔

وہ افسوس بھرے لہجہ میں بول کر ناشتہ میز پر لگانے چلی گئ۔۔

زاویان بھی ان کے پیچھے چل دیا۔۔

زاویار سریھی سے اتر کر میز پر آیا۔۔

زاویار: کیا بات ہے خوشبو تو بڑی مزیدار آرہی۔۔

وہ کرسی کھینچ کر بیٹھتا بولا۔۔

سلیمان صاحب: آج ناشتہ ہماری بیگم نے بنایا ہے تو خوشبو تو مزیدار ہو گی نا۔۔

زاویان: بابا آپ میری امی سے فلرٹ کر رہے ہیں۔۔

سلیمان صاحب: یہ تمہاری امی بعد میں ہے پہلے میری بیوی ہے اور سے فلرٹ نہیں پیار کیا جاتا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

سلیمان صاحب کی بات پر صائمہ بیگم بلش کرنے لگی۔۔

زاویار: ہائے امی شرماتی ہوئی کتنی پیاری لگتی ہیں۔۔

زاویار صائمہ بیگم کو تنگ کرنے لگا۔۔

..صائمہ بیگم: چپ کر کے ناشتہ کرو

اور آپ بھی نا کہیں بھی شروع ہو جاتا ہیں۔۔

صائمہ بیگم سلیمان صاحب سے آہستہ سے بولی۔۔

زاویان: کیا بات ہو رہی ہے اتنی آہستہ سے۔۔

چہرے پر شرارت چھائی تھی۔۔

زمل: بھائی امی کیا ہی بول رہی ہو گی دانٹ رہی ہو گی۔۔ جگہ دیکھ لیا کریں بچوں کے سامنے شروع ہو جاتے ہیں سہی کہانا بابا۔۔

www.novelsclubb.com

زمل صائمہ بیگم کہ انداز میں بولی۔۔

سلیمان صاحب: بلکل درست فرمایا گڑیا۔۔

صائمہ بیگم: تم سب نے کوئی منت مانگی ہے مجھے تنگ کرنے کی۔۔

وہ منہ بناتی بیٹھ گئی۔۔

زاویار: ارے امی میری پیاری امی ناراض کیوں ہوتی ہیں۔۔زاویان اور زمل امی سے سوری کرو۔۔

اُس نے دونوں کو معاف مانگنے کا حکم دیا۔۔

زاویان: اچھا آچھا سوری صائمہ بیگم۔۔۔

وہ کان پکڑ تا مزہ سے بولا۔۔

امی: آچھا بند کرو ڈارمہ اپنے ناشتہ کرواب۔۔

وہ مسکرادی۔۔

www.novelsclubb.com

سلیمان صاحب: بی جان کہاں ہے۔۔

صائمہ بیگم: حور کو لینے گئی ہیں۔۔

سلیمان صاحب: حور کی تبیعت دن بھر دن بگڑتی جارہی ہے۔۔

زاویار: بابا وہ ٹھیک ہو سکتی ہیں اگر نور العین مل جائے۔۔

سلیمان صاحب: کہاں سے پتہ چلے گا نور العین کا اُسے کتنا ڈھونڈا ہے۔۔ لیکن نور العین نہیں ملی۔۔

زاویار: کل احتشام سے ملا تھا میں اُسے بھی نہیں پتہ نور کا۔۔

سلیمان صاحب: بس اللہ مدد کرے گا فکر نا کرو مل جائے گی نور۔۔

سلیمان صاحب نے زاویار کو تسلی دی اتنے میں بی جان حور کو لے کر ناشتہ کی میز پر آ گئی۔۔

سلیمان صاحب نے حور کو آتا دیکھا تو کھڑے ہو گئے۔۔

سلیمان صاحب: کیسا ہے میرے بچا۔۔

وہ حور کا ماتھا چوم کر بولے۔۔

حور: ٹھیک ہو بھائی۔۔

آنکھوں میں نمی لہجہ میں درد چہرے پر شکست صاف ظاہر ہو رہی تھی۔۔

صائمہ بیگم: آؤ حور بیٹھ جاؤ ناشتہ کر لو۔۔

صائمہ بیگم کا لہجہ بے حد نرم تھا۔۔ چہرے پر مسکراہٹ چھائی تھی۔۔

حور کرسی پر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔

بی جان: بھئی بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔

صائمہ بیگم: بی جان یہ لیں پراٹھا اور حور تم کیوں ایسے بیٹھی ہو تمہیں کچھ اور کھانے ہے تو بتاؤ میں بنا دیتی ہوں۔۔

حور: نہیں بھابھی میں جو ہے وہ کھا لو گی میں۔

وہ مسکرانا بھول گئی تھی۔۔

حور: میں اس لائق نہیں ہو کہ مجھے اتنی عزت دی جائے مجرم کو پھانسی دی جاتی ہے سزائے موت سنائی جاتی ہے اتنی عزت نہیں دی جاتی جتنی آپ لوگ دیتے ہیں۔۔

زاویار: پھوپھو آئندہ یہ بات نا کیجیے گا۔۔

آپ مجرم تھیں ہیں نہیں جب مجرم کو جھرم کا احساس ہو جائے تو وہ مجرم نہیں رہتا۔۔

حور: تم کچھ بھی بول لو لیکن میں اللہ کی نظر میں گناہگار ہوں۔۔

سلیمان صاحب: اللہ سے توبہ کرنے والے کو اللہ معاف کردے تا ہے حور۔۔۔

حور: ہاں اللہ سے معافی مانگنے والے کو اللہ معاف کر دیتا ہے لیکن اللہ اُن گناہ کو معاف کر دیتا ہے جس گناہ سے کسی کا نقصان نا ہو۔۔ لکین مجھ سے ایک یتیم معصوم بچی کا دل دکھا ہے میں نے ایک یتیم پر الزام لگایا۔۔اور اللہ الزام لگانے والے کو تب تک معاف نہیں کرتا تک اُس کا بندہ معاف نہ کرے وہ بندہ جس پر الزام لگایا ہو۔۔

حور کی آنکھوں سے آنسوں گرنا شروع ہو گئے۔۔

زاویار اپنی کرس سے کھڑا ہوا اور حور کہ پاس جا کر گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا۔۔

زاویار: پھوپھو میں نے آپ سے وعدہ کیا ہے نا میں نور کو ڈھونڈو گا۔۔تو مجھ پر یقین رکھیں میں سب ٹھیک کر دو گا بس آپ اج کہ بعد رو ہو گی نہیں۔۔

حور: ہم نہیں رو ہوں گی۔۔

وہ آنسو صاف کرتی ہلکا سا مسکرا دی۔۔

زاویان: اگر اجازت ہو تو میں کچھ عرض کرو۔۔

زمل: ارشاد ارشاد۔۔

زاویان: عرض کیا ہے۔۔

اتنی حسین تو کوئ شہزادی ہس کر نہیں لگتی۔

کہ اتنی حسین تو کوئ شہزادی ہس کر نہیں لگتی۔

جتنی حسین میری حور رو کر لگتی۔۔

واہ واہ واہ۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زاویان: اچھی تھی ناشاعری۔۔۔ کیا ہو گیا سب ایسے کیوں دیکھ رہا ہو۔۔

سب کو گھورتی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔

زاویان: شاید اچھی نہیں لگی۔۔

وہ کھلکھلا کر بولا۔۔

سب کی نظروں سے الجھ کر وہ نیچے منہ کر کے کھانے لگا۔۔۔

زاویار نے حور کو دیکھا اور پھر سب ہس دیے۔۔

زاویار: زندگی میں پہلی بار تو نے کوئی اچھی شعر عرض کیا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

بی جان: اب ناشتہ کرلوں سب۔۔۔

بی جان کی آواز پر سب ناشتہ کرنے لگے۔۔۔

****

احتشام ساری رات جاگتا رہا۔۔

ناشتہ کہ وقت تھا۔۔ میز پر سب ناشتہ کرنے بیٹھ گئے تھے اتنے میں احتشام ناشتہ کی میز پر آیا۔۔

احتشام: اسلام و علیکم۔۔۔

وہ سلام کرتا کرسی پر بیٹھا۔۔

صائمہ بیگم: و علیکم سلام۔۔ آرے بیٹا تم ٹھیک ہو تمہارا رنگ اتنا سرخ کیوں ہو رہا۔۔

احتشام: جی ٹھیک ہو میں۔۔

وہ مسکرایا تو تھا لیکن اُس کی مسکراہٹ اُس کی آنکھوں کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔ اُن آنکھوں میں نمی بھری تھی۔۔

آروش اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

آروش: کیا وہ یہ ہی احتشام ہے جو رات میں بچوں کی طرح رو رہا تھا۔

آروش خود سے ہی بڑبڑائی۔۔

صائمہ بیگم اپنی کرسی سے کھڑی ہوئی اور احتشام کے پاس گئی اور اُس کا ماتھے پر ہاتھ رکھ کر چیک کرنے لگی۔۔۔

صائمہ بیگم: ہائے اللہ احتشام بچہ تمہیں اتنی تیز بخار ہو رہا ہے۔۔۔

احتشام: چاچی کل سفر کر کے آیا ہوا اس لیے ورنہ میں ٹھیک ہو آپ فکر نا کریں۔۔۔

صائمہ بیگم: ڈاکٹر کو دیکھنا پڑھے گا عاص تم احتشام کو ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ۔۔

احتشام: نہیں چاچی دوا لو گا تو ٹھیک ہو جاؤ گا اپ مجھے ٹیبلیٹ دے دیں۔۔

صائمہ بیگم: پر بیٹا..

احتشام نے ان کی بات کٹی دی۔۔

www.novelsclubb.com

احتشام: پر ور کچھ نہیں چاچی اب دوا بھجوادیں میرے کمرے میں کھانے کا بلکل دل نہیں میں کمرے میں جارہا ہو۔۔

وہ یہ کہتا وہاں سے چلا گیا۔۔

صائمہ بیگم دوا لینے جانے لگی تو آروش نے انہیں روکا۔۔۔

آروش: امی آپ ناشتہ کریں میں دوا دے آتی ہوں۔۔

وہ اُن کو ناشتہ کرنے کا کہا کر وہاں سے چلا گئ۔۔

صائمہ بیگم: پتہ نہیں کیا ہوا ہے احتشام کو کل تک تو بلکل ٹھیک تھا۔۔

www.novelsclubb.com

عاص: امی کچھ نہیں ہوا آپ ناشتہ کریں۔۔

****

احتشام اپنے بیڈ پر آنکھیں بند کیے لیٹا ہوا تھا۔۔

دروازے پر ہونے والی دستک سے اُس نے آنکھ کھولی۔۔

احتشام: آجاؤ۔۔

آروش احتشام کی اجازت ملنے پر کمرے میں داخل ہوئی۔۔

آروش: میں دوا لے کرائ تھی یہ آپ کھالیں اپکو آرام آجائے گا۔۔۔

احتشام: جو درد مجھے ملا ہے اُس کا مرہم کسی کہ پاس نہیں۔۔

آروش: زخم بھر جاتے ہیں بھائی۔۔

آپ دوا لے لیں۔۔

اُس نے احتشام ہاتھ میں دوا دی۔۔

www.novelsclubb.com

احتشام نے دوا کھائ۔۔

آروشی: آپ سے ایک اور بات کرنی تھی۔۔

احتشام: بولو۔۔

آروش: نور کے بارے میں کسی کو نہیں بتائے گا۔۔

احتشام: پر کیوں۔۔

آروش: اس کیوں کا جواب میرے پاس نہیں بس آپ وعدہ کریں مجھ سے آپ کسی کو کچھ نہیں بتایں گے۔۔۔

احتشام: ٹھیک ہے۔۔

آروش: شکریہ۔۔

وہ بس اتنا کہتی وہاں سے چلے گئ۔۔۔

اور احتشام سوچ میں پر گیا۔۔۔۔

جاری ہے

www.novelsclubb.com